رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

چو گویم باتو گر ای چارہ قادیاں آئی | دوا میں شفا ہی غرض دارالامان آئی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے ۔۔۔ ۳/
۲۔ خواص و معاونین سے ۔۔۔ عے
۳۔ ہندوستان سے باہر سے ۔۔۔ للعہ
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۔۔۔ ۱۲/
۵۔ اپنی جماعت کے غریب طلبہ
دس روپے سے کم آمدنی
والے لوگوں سے۔

نمبر ۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۶ رمضان سنہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

کلماتِ طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام الرحمٰن

۱۹۔ اکتوبر۔ بوقت سیر

فرمایا۔ طرح طرح کے نشانات اور موجودہ حالات زمانہ کی اور صدی کا سر سب کے سب ضرورت مجدد ثابت کر رہے ہیں۔ اور مجدد کا کام اپنے زمانہ کی اصلاح اور فتنہ موجودہ کا دور کرنا ہوتا ہے۔ جو سب سے بڑا فتنہ ہو اور وہ اسی زمانہ کے مطابق ضروری اصلاح کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں اس سے بڑھکر فتنہ نہیں کہ ایک طرف تو ایک عاجز بندہ کو خدا بنایا جائے اور اسی کو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا سمجھا جائے اور دوسری طرف ایک صادق نبی کو جو دنیا میں سب سے بڑھکر توحید کا حامی آیا ہے نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیا جائے یہ وہ فتنہ ہو جس نے لاکھوں انسانوں کو خدا پرستی سے برگشتہ کر کے انسان پرست بنا دیا اور اسی کے اثر سے اکثر لوگ دہریہ بن گئے اور توحید کی محبت دلوں میں سے جاتی رہی اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا اور سب کے سب چھوٹے بڑے اس فتنہ عظیمہ سے اثر پذیر ہو رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اور فتنہ کے مناسب حال جو امام اور مجدد بھیجنا تھا اس کا نام اسی فتنہ کو دور کرنے کے لئے مسیح رکھا کیونکہ حضرت عیسیٰ کی امت نے ہی بگڑ کر یہ فتنہ برپا کیا ہے اس لئے انکی اصلاح کے لئے اور زمانہ کو انکی فتنہ سے بچانے کے لئے ضرور تھا کہ اسی نام کا کوئی پیدا کیا جاتا۔ اسی مصلحت سے اس صدی کے مجدد اور امام کا نام مسیح موعود رکھا گیا۔ فتنے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بیرونی اور دوسرے اندرونی۔ بیرونی طور پر تو پادریوں اور دوسرے مخالف مذاہب والوں نے اسلام پر وہ ناجائز اور بیجا اعتراض کئے کہ جن کو سنکر ہزارہا لوگ مرتد ہو گئے ہزاروں رسالے اور کتابیں اسلام کی مخالفت میں لکھی گئیں۔ اور ہر ایک قسم کے محض غلط اعتراض کر کے اس پاک مذہب کے نابود کرنے کی کوشش کی گئی اور ایک عورت کے بچہ کو طرح طرح کے پیرایوں میں پیش کر کے خدا کا بیٹا بنایا گیا۔ یہ تو سچ ہے کہ وہ خدا کا رسول تھا مگر خدا تو نہیں تھا اور نہ اس میں اور رسولوں سے ایک ذرہ زیادتی ہے اور نہ اس کے معجزات کچھ انوکھے معجزات ہیں۔ اور اندرونی طور پر اسلام کو یہ فتنہ درپیش تھا کہ خود مسلمانوں نے عیسیٰ میں وہ وہ صفات قائم کیں جو صرف خدا کے لئے مخصوص تھیں اور اس طرح سے عیسائیوں کو بہت مدد دی۔

(باقی آئندہ)

ضرورتِ دعا

منشی محمد عثمان صاحب احمدی حال مقیم سیالکوٹ پور جماعت احمدیہ کے احباب کو اپنی بیمار والدہ صاحبہ کے لئے دعائی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کامل عطا فرماوے۔

ایکدوسرے سے خوش خلاقی میں بڑھے ہوئے ہیں اور یہ تمام ہمارے سید و مولا کی پاک صحبت کا اثر ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی ایسی باتیں پیدا کردے ۔ آمین ۔
بالآخر حضرت تقدس مآب امام المتقین جناب مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ احسان فرمایا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا ایک نمونہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز ہیں اور ہمدردی بنی نوع آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہے ۔ ہم ۱۸ تاریخ کو ہم نے واپس آنا تھا کیونکہ ۱۵ کو ہماری حاضری تھی صبح کی نماز میں حضرت اقدس بوجہ زکام و کھانسی کے تشریف نہ لا سکے ہم نے خواجہ کمال الدین صاحب سے کہا کہ اگر حضرت اقدس سے اجازت ملجاتی تو ہم چلے جاتے کیونکہ کل ہماری حاضری ہے خواجہ صاحب نے حضرت کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا جسمیں صرف ہم دونوں کا ذکر تھا حضرت اقدس رقعہ پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد تشریف لائے جس سے ہم دونوں کو اجازت طلب کرنیکا موقع ہی نصیب ہوگیا اور بابو علی احمد صاحب کی بیعت بھی ہوگئی خوش قسمتی سے یہ بڑا عمدہ موقع نصیب ہوگیا اسوقت سوائے خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے و بابو علی احمد صاحب اور خاکسار راقم السطور کے کوئی اور شخص نہ تھا اس سے ہر ایک بھائی خیال کرسکتا ہے کہ کیا عمدہ موقع نصیب ہوگیا ۔ اس سے پہلے بھی ہم کو ایکدفعہ ایک نہایت ہی عمدہ موقع نصیب ہوا تھا اور وہ نہایت ہی مبارک موقع تھا ۔ لاہور سے ہم چند بھائی دارالاماں گئے تھے جنمیں مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر بھی تھے ۔ منشی تاج الدین صاحب لاہوری بھی تھے اوسدن خوش قسمتی سے سونے کے لئے وہ جگہ میسر آگئی تھی کہ جہاں خدا کا مسیح سوتا ہے گرمیوں کا موسم تھا سنہ ۱۸۹۸ء کی سال تھی محرم کی نویں تاریخ تھی جہاں کہ تمام شیعہ اور شیعہ خصلت ماتم حسین (علیہ السلام) میں مبتلا تھے وہاں ہم خدا تعالیٰ کی حمد سے رطب اللسان تھے اور خدا کے اس برگزیدہ کے حسن اخلاق کا تذکرہ ہمارا رگ و ریشہ کر رہا تھا ۔
الحمد للہ و المنۃ کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس برگزیدہ بندہ کے پہچاننے کی بصیرت عطا کی بھر اوس کے وجود سے ہمکو فائدہ پہونچایا ۔ برادران! یہ سب اللہ تعالیٰ کے احسان ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنیکا وقت ہے کہ ہم سب جسطرح اوس پر ایمان لائے ہیں اسیطرح عمل میں بھی ویسے ہی کامل و پختہ ہوجاویں جیسے کہ اسکے مبعوث کرنے سے مولا کریم کی منشا ہے ۔ آمین ثم آمین ۔ یہ ہے مختصر سا جواب دارالاماں میں جاکر کیا دیکھا کا ۔
فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ہو مولانا نعم المولا و نعم النصیر و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ فقط ۔ خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

حکیم الامۃ اور تراویح

مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کو درس قرآن شریف کے بعد ایک نووارد صاحب نے حضرت حکیم الامۃ سلمہ ربہ سے استفسار کیا کہ نماز تراویح کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں ۔ حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو رمضان میں ایک تو روزوں کا حکم ہے دوسرے حسب طاقت دوسروں کو کھانا کھلانا تیسرے تدارس قرآن کا چوتھے قیام رمضان کا یعنی نماز میں معمول سے زیادہ کوشش ۔ صحابہؓ میں تین طریقہ قیام رمضان کے رائج تھے بعضے تو بیس رکعتیں باجماعت پڑھتے تھے بعضے آٹھ رکعتیں اور بعض صرف تہجد گھروں میں پڑھ لیتے ۔ اسپر نووارد صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے تو نماز تراویح کا پڑھنا تین چار دن سے زیادہ ثابت نہیں ہوتا ۔ اس لئے بعض لوگ اسکو بدعت عمری کہتے ہیں ۔ حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا ۔ کہ خواہ آنحضرت صلعم نے ایک دن ہی نماز تراویح پڑھی ہو سنت تو ہوگئی ۔ دوام نہ کرنے سے سنت تو نہیں ٹوٹتی ۔ ہاں فرضیت ثابت نہیں ہوتی ۔ مگر سنت پر عمل کرنا ہی تو چاہئے ۔ اور یہ جو آپ نے بدعت عمری کہی ہے ۔ اسکی بابت کیا کہنا چاہئے بدعت عمری ہی سہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه اس آیۃ سے بھی عمرؓ کی اتباع کا بھی تو حکم ہے ۔ انکو سیکڑوں احکام کی اتباع جو صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے تھے تو صرف اسی واسطے کہ اللہ کریم کا حکم ہے والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه + اسپر صاحب موصوف بولے ۔ کہ آپکا اپنا عمل کسطرح سے ہے؟ حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا کہ اپنے فتوے کے بخلاف عمل میں کسطرح کر سکتا ہوں ۔ تراویح کے متعلق میرا فتویٰ تو یہی ہے جو میں نے بتادیا ۔ اگر کوئی عمدہ قرآن پڑھنے والا ہو تو اس کے پیچھے بیس رکعت ہی پڑھ لیتا ہوں ۔ اور کبھی آٹھ رکعت ہی پڑھ لیتا ہوں اور کبھی صرف تہجد ہی پڑھتا ہوں ۔ یہاں تک کل سنت صحابہ کی پوری کیجاتی ہے اور شاید آپکو تو معلوم نہیں میں کوئی تین برس سے بیمار رہتا ہوں اسلئے آجکل بڑی مسجد میں جا نہیں سکتا ۔ اسپر نووارد صاحب بولے ۔ کہ اب مجھے اچھی طرح سے یہ بات سمجھ میں آگئی ہے ۔ (ظہیر)

پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کی توجہ طلب

مسلمانوں کی حقوق کو تلف کرنے کیلئے جو ناجائز تدابیر اور مساعی کیجاتی ہیں مینے وقتاً فوقتاً انپر روشنی ڈالی ہے ۔ محکمہ ڈاکخانہ امرتسر ڈویژن کے متعلق مجھے ایک عرصہ سے مضامین لکھنے کا موقع ملا ہے اور بارہا مینے مسلمانوں کے حقوق کو تلف ہونے سے بچانیکی سعی کی ہے جسمیں اعلیٰ افسروں کی انصاف پژوہی سے مجھے کامیابی ہوئی ہے ۔ حال میں دو مسلمانوں کے حقوق کو امرتسر کے ہیڈ آفس میں تلف کیا گیا ہے اور میں گناہ سمجھتا ہوں اگر اس معاملہ کو صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ کے لئے پیش نہ کروں امرتسر کے بڑے ڈاکخانہ میں دو آسامیاں للعہ کے گریڈ کی خالی تھیں ۔ عام قاعدہ اور دستور کے موافق چاہئے تو یہ تھا کہ ان اسامیوں کے پر کرنے کیلئے گریڈیشن لسٹ کو دیکھ لیا جاتا اور جو ان اسامیوں کا مستحق ہوتا اسکو دیجاتیں مگر برادران یوسف کی مہربانیاں کب اپنا اثر کئے بغیر رہ سکتی تھیں چنانچہ باہمی صلاح و مشورہ کے بعد وہ دونوں آسامیاں دو ہندوؤں کو یعنی ٹیک چند اور بھگت رام کلرکان ڈاکخانہ مذکور کو عطا کردی گئیں بحالیکہ منشی اللہ دتا کلرک ڈاکخانہ امرتسر اور منشی نورالدین سب پوسٹماسٹر گنشو گلی ان دونوں سے سینیئر ہیں ۔ یہ آسامیاں بجائے ٹیک چند اور بھگت رام کو ملنے کے منشی نورالدین اور منشی اللہ دتا کو ملنی چاہئے تھیں مگر ان دونوں کے حقوق کو تلف کرکے ٹیک چند اور بھگت رام کو دی گئی ہیں اگرچہ یہ تقرر امرتسر کے پوسٹماسٹر نے کیا ہے مگر وہ بوجہ نئے ہونے کے امرتسر ہیڈ آفس کے چلتے پرزوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے ۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ جب یہ معاملہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ میں آئیگا تو انصاف ہو کر رہیگا اس لئے کہ مسٹر مسکیول انکی انصاف پروری اور حق پژوہی میں مشہور ہیں اور انہیں پوری واقفیت ہے ۔ گریڈیشن لسٹ کو دیکھ لیا جاوے اگر ٹیک چند اور بھگت رام واقعی حق دار ثابت ہوں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ورنہ اس فروگذاشت کا مناسب انسداد ہونا چاہئے اور آیندہ کیلئے ایسی کارروائیوں کا مناسب تدارک کیا جاوے واقعات پر غور کرنے کے بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ امرتسر ڈویژن بھی اس کارروائی سے واقف

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۷ ر اکتوبر - بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کسطرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے؟

حضرت اقدس نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے ادعوہ مخلصین لہ الدین ۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اسکی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اسطرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لیے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے۔ اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کیلیئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا۔ یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامہ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو۔ اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوا جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں۔ وہ گمراہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقے سے مانگی جاتی ہے بیٹھنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو حقیقت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے کوئی نبی نہیں گذرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کیلیئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانیوالے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کیجاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت ہی رہے مال و دولت میں ہی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام ہی ہوں کوئی ابتلا ہی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہانتک کہ ہمارے نبی کریم صلعم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی ہی تو بڑی بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو انبیا کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا ہی ہے۔ اہل ابتلاء سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔ اور پھر انبیاء کو تو چھوڑ دو امام حسین رضی کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اسوقت انکی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی انکے ساتھ تھے جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے۔ اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرہ بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا جاہل تو کہیں گے کہ وہ گنہ گار اور بداعمال تھے اسلئے ان پر یہ تکلیف آئی مگر انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیتے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر کرنا نہیں چاہتے اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں جیسے کہ شیعہ لوگ ہیں کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہیں جو امتحانوں اور آزمائشوں کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اسکی پرواہ کرتے ہیں مگر سیاپا کرنے اور لگاتار کئے جانے میں اور چھوڑنے میں نہیں آتے۔ کیا امام حسین نے انہیں وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہیں انکو بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہیں۔ اور جو پہلوں کا حال ہے وہ آنے والوں کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جبتک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان اپنا ارادہ [illegible] نہیں بنتا۔

واقعات صحیحہ کا انکار ٹھیک نہیں

ساڑھے تیرہ سو برس گذرنے کو آئے جب خدا نے محض اپنے فضل سے ایک روشن چراغ کو منور کرنے کا ارادہ کیا اور دنیا کو اپنی ہستی اور مالکانہ اختیارات کا ایک زندہ ثبوت دینا چاہا چنانچہ اس نے ایک شخص کو پیدا کیا جس کے والدین بچپن میں ہی فوت کر دیئے اور دنیا پر اسکی یتیمانہ حالت اور بے بسی اور بے کسی کا زمانہ ظاہر کر کے جتلا دیا کہ دنیا کے فرزند کیا جانتے ہیں کہ یہ کیسا در یتیم ہے اور کس قادر اور توانا ہستی کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ وہ بچہ یتیم بیکس اور علیم الطبع تھا۔ اور بظاہر دوسروں کا دست نگر تھا دنیا کے سرد و گرم اور اتار چڑھاؤ سے بالکل ناواقف اور محض نابلد تھا۔ دوسروں کی نگرانی میں پرورش پاتا اور یتیموں کیطرح اپنی حاجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ دنیا کے کیڑے کبھی بھولے سے بھی یہ خیال دل میں نہ لاتے تھے کہ یہ وہ پاک روح ہے جو کروڑہا مخلوقات کو اپنی طرف کھینچے گی اور لاکھوں انسان اس کے اشارہ پر ہی سر کٹوانے کو تیار ہو جاویں گے اور اپنے خونوں کو پانی کیطرح بہا کر عزیز جانوں کو اس کے حکم سے خرچ کریں گے۔ وہ بچہ اپنے ہم جولیوں سے کھیلتا بھی تھا چلتا اور کودتا بھی تھا۔ دوسروں کیطرح ہی کھاتا پیتا اور روتا چلاتا تھا مگر فرق تھا تو یہ تھا کہ دوسرے لڑکے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنے والدین کو مجبور کر سکتے اور انہیں کو اپنا معبود سمجھتے تھے مگر یہ اندر ہی اندر کچھ سوچتا رہتا اور اگر کچھ خواہش ہوتی تو دل ہی دل میں اپنے معبود کو یاد کرتا اور ہی تھا وہ اسی سے سرور حاصل کرتا۔ اور اپنی خواہشات کو پورا کرتا تھا۔ اس کی روح دن بدن عروج پر تھی اور ایک لا محدود ہستی کیطرف بلند پروازیاں کر رہی تھی وہ اپنے سارے کام اور ضروریات اسی ایک ہستی سے معلوم کرتا تھا۔ اور اگر کبھی اپنے اندر گھبراہٹ اور بے چینی پاتا تو خلوت میں جا کر اپنے دل کے بخار نکال لیتا اور اپنے آنسوؤں سے دل کو ٹھنڈا کرتا اور اسی ایک سے اپنی امیدیں پوری کرتا تھا وہ بچپن سے ہی اس دنیا کو چند روزہ اور فانی سمجھتا تھا اور اپنا حقیقی کارساز اور امیدوں کا برلانیوالا صرف ایک غیب الغیب اور وراء الورا ہستی کو سمجھتا تھا۔ مگر یہ جو کچھ تھا اندر ہی اندر تھا دنی الطبع لوگ ان بھیدوں سے واقف نہ تھے۔ وہ بچہ ان لوگوں کے سامنے جوان ہوا انکی راستبازی پاک دامنی صاف دلی اور دیانتداری کے سب چھوٹے بڑے قائل تھے اور ہر ایک انکی مجلس میں اسکی مدح سرائی کیجاتی تھی ——

+ + + + + + + + + + + + + + + + +

ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے تجارت کا کام سیکھا۔ وہ اول درجہ کا دیانتدار سوداگر اور دیانتدار تاجر تھا۔ مگر باوجود دنیا کے اتنے بڑے دھندے میں مستغرق اور منہمک ہونے کے وہ بالکل الگ تھلگ تھا۔ وہ اپنے ہر فعل اور ہر قول میں اسی ایک حقیقی مالک الملک اور کارساز سے مدد مانگتا تھا۔ سوداگروں کی نگاہ تو اسباب پر ہوا کرتی ہے مگر وہ حقیقی اور اصلی مسبب الاسباب کو دیکھتا تھا۔ اسی اثنا میں اسکی شادی بھی ہوئی اور ایک بڑی مالدار دیانتدار اور خدا ترس عورت نے اسے اپنے لئے انتخاب کیا۔ پھر جسے اس کے ساتھ بڑے بڑے گھر سے تعلقات قائم کئے گئے اور چاروں طرف سے

گھیرنا چاہا مگر جوں جوں دنیا اسکی طرف لپکتی تھی توں توں وہ اس سے آزاد ہو کر اور بڑھ کر خدا سے کام لیکر اپنا پیچھا چھڑا لے جاتا تھا۔ ہوتے ہوتے اس کے قویٰ اپنے پورے کمال کو پہنچ گئے۔ اور وہ اس منزل کی سب مشکلات اور ابتلاؤں میں پورا اترا دنیا تو اسے کچھ اور ہی سمجھے بیٹھی تھی مگر ہونا وہی تھا جو پہلے ہی سے مقدر تھا خواہ دنیا لاکھ رائے زنی کرے ہزاروں جد و جہد اور کوششیں کرے اور کروڑوں مرتبہ سر پیٹے مگر اغراض کا ہوں کو خدا کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر ہی رہتے ہیں ؎

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

وہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ جب پھل دینے پر آیا۔ تو باغبان نے مختلف حالتوں میں اسکی مختلف طریقوں سے آبپاشی کی جب ہر طرح سے اسکی درستی ہو گئی تو اس نے بے بہا پھل دینے شروع کئے ان پھلوں میں کچھ عجیب عجیب تاثیریں تھیں ہزارہا قسم کی ردی اور مہلک بیماریاں ان کے استعمال کرنے سے دور ہوتی تھیں۔ اور ہزاروں کو فائدہ پہنچتا تھا۔ مگر یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ دنی الطبع لوگ باوجود کسیقدر ذائقہ چکھنے اور فائدہ اٹھانے کے اس پھل کے اصلی نام سے بھی واقف نہ ہو سکے اور سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا کہ اس حقیقی رب اور پرورش کرنیوالے کیطرف نظر کریں جس سے اس درخت کی جڑیں رطوبت حاصل کرتی تھیں۔ جب وہ درخت اپنے پورے زور پر تھا تو آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے میرے ہاتھ کے لگائے ہوئے پاک اور مطہر درخت تو دنیا کو کہدے کہ میں ایک رسولی درخت ہوں۔ دن بدن بڑھوں گا اور پھولوں گا ہزارہا لوگ میرے سایہ کے نیچے آکر آرام لیں گے کروڑوں درخت میری ہی بیجوں سے اگیں گے بادِ مخالف جنہیں اثر نہیں کر سکتی۔ ہزاروں جھونکے آئیں اور آندھیاں چلیں اور طوفان اٹھے چلے آئیں مگر میرے بیج بڑھیں گے اور درختوں کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ اور ایک وقت آئے گا جب یہ درخت اپنے پورے کمال کو پہنچیں گے اور دنیا حیرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اگر درمیانی عرصہ میں وہ درخت بے پھل اور خشک سے نظر آئیں تو گھبراہٹ کی بات نہیں کہ ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے جو بہار کا موسم ہے۔ ناظرین یہ پاک اور نوری درخت ہمارے حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین کا وجود باجود ہے اور آواز دینے والا اللہ کریم خالق الکل اور مالک الکل اور حقیقی رب ہے جو ذرہ ذرہ کی پرورش کرتا اور ادنے سے اعلیٰ حالت تک پہنچاتا ہے وہی ہے جو خود ہست ہو کر اپنی قدرت کاملہ سے دوسری چیزوں کو ہست کرتا ہے اور اپنی ہستی کا زندہ ثبوت دینے کے لئے مناسب وقتوں پر اپنے رسول مبعوث کرتا رہتا ہے۔ اور مخلوقات کو اپنی مرضی سے مطلع کرتا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور رحیم خدا ہے جس نے یہ معلوم کر کے کہ انسان نہایت کمزور ہستی ہے اور خواہ کتنی ہی کوشش کرے دوسرے انسان کی مرضی سے بھی بخوبی آگاہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ شخص خود اپنی مرضی کو ظاہر نہ کرے اس لئے اس نے محض اپنے فضل سے اپنے رسولوں کے ذریعے اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کا قانون مقرر کیا اور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہنا اور اپنے چیدہ احکام اور قدرت نمائیوں کو مقبول اور کہانیوں کے درجہ سے نکال کر واقعات صحیحہ یقینیہ ثابت کرنا نہایت ضروری سمجھا۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اس نے محمد رسول اللہ صلعم کو مبعوث کیا اور حکم دیا کہ ان لوگوں کو انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہنے کا اعلان

(باقی)

سنادیا ہے اور ساتھ ہی وعدہ دیا کہ مخالفوں کی مخالفت اور دشمنوں کی دشمنی اور قاتلوں کے قتل سے میں تجھے محفوظ رکھوں گا اور واللہ یعصمک من الناس تجھ والی اقتداری پیشگوئی بڑے زور شور سے تمام معاندوں خون کے پیاسوں اور جانی دشمنوں کے سامنے سنادی اور بڑے دعوی سے سنادی کہ خالق الکل اور مالک الکل خدا تمہارے ہر ایک طرح کے شر سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ اللہ کتنا بڑا دعویٰ ہے وہ یتیم بیکس حلیم دل انسان خدا کی بیشمار رحمتیں اور برکتیں ہر آن اس پر نازل ہوتی ہیں اپنے تمام مخالفوں کو للکار کر کہتا ہے کہ باوجود تم لوگوں کی کوششوں اور طرح طرح کے منصوبوں اور قتل کے ارادوں کے میرا مولا اور میرا حقیقی حافظ اور ناصر تمہارے ہر ایک طرح کے شر اور منصوبہ سے مجھے بچائے رکھے گا کیا کوئی بھی دنیا کا عقلمند وسائل اور اسباب پر غور کر کے نتیجہ نکالنے والا ایک منٹ کے لئے بھی اس دعوے کو باور کر سکتا ہے؟ اور بھولے سے بھی دل میں خیال لا سکتا ہے کہ ایک یتیم بیکس بے سروسامان شخص کا کوئی خفیہ دوست اور مولا اس کے تمام دشمنوں سے اسے محفوظ رکھے گا؟ اللہ اکبر کتنا بڑا عظیم الشان دعویٰ ہے اور کسی خفیہ ہستی پر کیسا حق الیقین ہے مگر افسوس کہ اس دعوے کے سنتے ہی وہی لوگ آنحضرت صلعم کو (معاذ اللہ) مجنوں سودائی جادوگر اور دوکاندار وغیرہ کہنے لگ گئے جو پہلے آنحضرت صلعم کی عقلمندی دیانتداری اور راستبازی کے گیت گاتے تھے اور دعوی سنتے ہی کوئی کہنے لگ گیا کہ آنحضرت صلعم کو (معاذ اللہ) دنیا کی فکر لگ گئی اور روپیہ کمانے کا ایک ڈھنگ نکال لیا اور یہ سارا سلسلہ محض ایک دوکانداری ہے۔ اور معاذ اللہ وہ سب الزام لگائے جو اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ءَاُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا کے تحت میں داخل ہیں اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم نے انکو بارہا سمجھایا کہ دیکھو چالیس برس تک اس سے پہلے میں تم ہی میں گزارے اور تم سب لوگ میری راستبازی اور دیانتداری کے گواہ ہو تو کیا اب ہی میں جھوٹ بولنے لگ گیا اور بار بار فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کا دعویٰ پیش کر کے انکو سمجھایا مگر (معاذ اللہ) وہ لوگ ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ اور اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىہُ بَلْ ھُوَ شَاعِرٌ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ کَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ہی کہتے رہے کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ جلد بازی سے کام نہ لیتے اور اتنے بڑے دعویدار کے انجام کو دیکھتے جو زمین و آسمان کے خالق اور حقیقی مالک کے ساتھ کلام کرنے اور اسکی سچی محبت اور دوستداری کا دم مارتا تھا مگر افسوس کہ انہوں نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی۔ جہانتک میں سوچتا ہوں مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو خدا کے ساتھ محبت ہوتی اور انکی دشمنیاں اور دوستیاں خدا کے لئے ہوتیں اور وہ خدا سے پیار کرنیوالے ہوتے اور اسی کو اپنا معشوق سمجھنے والے ہوتے تو ہرگز ہرگز تکذیب اور مخالفت کے درپے نہ ہوتے اور انکی منصوبہ بازیاں اور بیجا افترا پردازیاں ہرگز کبھی نہ پائی جاتیں کیونکہ آنحضرت صلعم نے اور تو کچھ نہیں کہا تھا انہوں نے تو یہی بتایا تھا کہ وہ خدا جس کو تم لوگ ڈھونڈتے ہو اور جسکے تم میں سے اکثر عاشقیت کا دم بھرتے ہو اور اکثر اپنی بداعمالیوں کیوجہ سے اس سے غافل ہو بیٹھے ہو اور بیکلی رو گرداں ہو گئے ہو وہ میرے ساتھ بولتا ہے اور اسی نے اپنی ہستی کا مجھے آپ ثبوت دیا ہے اور وہی زندہ خالق الکل اور مالک الکل خدا ہے۔ اگر تم حقیقی طور پر اسکی جستجو کرنیوالے ہو اور اسکی محبت کا دم بھرنیوالے ہو تو پھر میرے پیچھے پیچھے ہو لو تاکہ میں تمہیں اس حقیقی دلدار کی باتیں سناؤں اور میری باتیں سنی سنائی نہیں ہیں بلکہ میں تو اسی کی طرف سے چند باتیں بتانے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں مگر وہ تو رسوم کے پابند تھے ان کے معشوق تو بیجان مورت اور فانی سکہ تھے۔ اس لئے آنحضرت صلعم کا دعوی سنتے ہی وہ لوگ آگ بگولا ہو گئے اور مخالفت پر کمر باندھ لی عقلمند سوچ سکتے ہیں کہ اگر انہیں خدا سے محبت ہوتی اور اس کے سچے عاشق ہوتے تو خواہ وہ کوئی جھوٹ موٹ اور تصنع سے ہی باتیں سناتا مگر وہ ضرور سنتے کیونکہ ہم دنیا میں ان کے افعال اور اقوال کو بنظر غور دیکھنے سے معلوم کرتے ہیں کہ جن سے ان کو کسیقدر بھی سچی محبت ہوتی ہے ان کے حالات اور خیالات کو بڑے تپاک سے سنتے ہیں اور خواہ کوئی جھوٹی باتیں ہی انہیں بتائے مگر وہ انہیں کو ہی سچا سمجھ لیتے ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ان کے معشوق کی جائے رہائش کا ہی ذکر کیا جاوے تو فوراً ان کے چہروں پر بشاشت اور خوشی کے آثار دکھائی دیتے ہیں اور بار بار ان باتوں کو سننا چاہتے ہیں اور ان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ایسے راوی کی تکذیب اور تردید کریں۔ بلکہ اس کے سلسلہ کلام کو لمبا کرنے کے لئے طرح طرح کے پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور دل ہی دل میں بات بات پر قربان ہوتے جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ جب حقیقی معشوق اور سچے دلدار کی باتیں سنانیوالا آیا اور معشوق حقیقی خدا کی بڑی بڑی نصرتیں رحمتیں اور برکتیں اسپر ہوں ان کے سامنے جلوہ گر ہوا تو جمگادڑ کیطرح روشنی سے دشمنی اور اندھیرے سے پیار کرنے لگ گئے اور بڑے زور شور سے مخالفت پر کمر باندھ لی۔ اور ہر حیلہ اور بہانہ سے اسے نابود کرنا چاہا۔ اور خدا کے اس وعدہ کو جو اس نے اپنے پیارے نبی سے کئی برس پہلے سے ہی کیا ہوا تھا کہ یہ لوگ تیری سخت مخالفت کریں گے اور تجھے تباہ کرنے کیلئے منصوبہ بازیاں کریں گے لیکن میں تجھے ان سے بچاؤں گا۔ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے پورا کیا۔ اور باوجود دعوے سننے کے اور اس تحدیانہ پیشگوئی کو جاننے کے اپنی اس کرتوت سے باخبر نہ ہو سکے۔ اور مستوں اور مدہوشوں کیطرح اس پاک اور مطہر انسان صلعم کی تکذیب اور تفسیق پر ڈٹے رہے اور اپنا پورا زور لگایا۔ اور اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور جتنے فریب اور دھوکے انکی سمجھ میں آئے سب پر عمل کیا مگر آخر انہیں نامراد اور ناکامیاب ہی رہنا پڑا اور خدا کی خدائی اور ایک زندہ ہستی کی موجودگی پر انہیں مہر لگانی پڑی۔ اللہ اللہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بیکس اور بے بس انسان اپنی کمزوری اور بے سروسامانی کیحالت میں ایک دعوی کرتا ہے اور دعوی بھی ایسا جس سے مخالف جتھہ داروں اور بڑے بڑے بہادروں طاقتوروں اور اقبالمندوں کے سینے پھٹ گئے دل جل گئے اور بدن پھنک گئے اور جس کے سنتے ہی سب کے سب مل ملا کر اس غریب انسان کو تباہ کرنے کیلئے اپنے پورے زور سے مستعد ہو گئے۔ اور پھر عجیب تر یہ ہے کہ وہ بیکس انسان ان کو بار بار سنا رہا ہے کہ تمہاری کوششیں اور مخالفتیں آخر بیکار ہونگی اور تم نامراد اور ناکامیاب رہجاؤ گے اور مظفر اور منصور ہونا اور فتحمندی اور کامیابی کا جھنڈا بلند کرنا میرا ہی حق ہے اور پھر اس اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر اور آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان کر دکھلایا

ڈائری

مومن کی فراست سے بچو

بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ اب اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراست المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے۔ فرمایا ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراست المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلی

فرمایا بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمد کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کسقدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمد کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دیئے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمد نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمد مر جائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہئیے

ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ امید نہ رکھو کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئے گا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو برا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جبتک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کیطرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمرؓ تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روکدیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اسکی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین

فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ انکی تبلیغ کے خاص ذرایع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے تجدید بیعت کی

مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کیخدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم۔

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرہ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آیندہ اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکھے۔

حضور کا عاجز عزیز احمد۔

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آیندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کیطرح زندگی بسر کرو اور بری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بری صحبتوں کا انجام آخر برا ہی ہوا کرتا ہے۔

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل بتقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں (ایڈیٹر)

(ایڈیٹر)

حقیقت نماز شائع ہوگئی

کتاب حقیقت نماز جسمیں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شایع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی صراحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنے معہ محصولڈاک عہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ۔

درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

Spare copy

گلی کوچہ میں چرچا

بعض وقت خلائق کو دھوکہ دینا بہت آسان ہوتا ہے لیکن کوئی شخص بہت عرصہ تک دھوکہ نہیں دے سکتا اگر ایسا ہو تو ضرور لوگ اس کی چالبازی سے آگاہ ہو جائینگے جس شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے وہ شکی ہو جاتا ہے اور شہر کے کسی اخبار میں ایک ایسے واقعہ کا حال چھوڑ دینا کہ کسی دور حصہ میں گذرا ہو پڑھکر شک کرنا ممکن ہے لیکن جبکہ ایسے اشخاص کا ذکر ہو جو بمبئی میں موجود ہیں جس کا آپ واقف ہیں اور جسے آپ مل سکتے ہیں اور جن سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں تو ایسی حالت میں احتمال اور شک نہیں ہوگا اب اس بیان کو پڑھئے۔ ڈاکٹر ایس کے ملا صاحب ایم۔ ڈی۔ امریکن طریقہ سے علاج کرنیوالے جنکا دواخانہ کماٹی پورہ کی دسویں گلی میں واقع ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں کمال خوشی سے یہ سند دیتا ہوں کہ میں نے ڈون کی درد پشت اور گردوں کی گولیاں ڈوڈونس بیک ایک کڈنی پلیس اگردہ اور مثانہ کی بیماریوں اور پیشاب کی شکایات میں استعمال کیں اور مجھے یہ تجربہ کر کے خوشی ہوئی کہ یہ گولیاں کیسے امراض کیلئے واقعی عجیب کار آمد دوا ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایسے امراض کیلئے جو دوائیاں دیجاتی ہیں ان سے یہ بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھئے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ڈوڈونس بیک ایک کڈنی پلیس اسی کیلئے مخصوص ہیں۔ گردوں کے مرض کی یہ علامتیں ہیں۔ درد پشت اور پیچھے کے اعضا میں درد۔ درد شقیقہ یعنی آدھا سیسی گنٹھیا۔ چکر آنا بیخوابی اور دل کی بے قاعدہ حرکت وغیرہ ان بیماریوں کے خاص سبب وہ زہریلے مادے ہیں جن کو گردے خون میں سے نکالنے سے عاجز ہو جاتے ہیں یہ گولیاں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی اور یہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰۱ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۵ (عہ) اگر آپ اپنی فرمایش کیساتھ اس اشتہار کو بنام اخبار کہ جس میں یہ چھپا ہے بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کیجائیگی۔

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجادہ کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگاکر فروخت کریں جسکے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب المجرب خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالےٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملاکر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا راز اسکا نسخہ بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ بگران اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتـــــہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند ہی خوراک سے امراض متعلقہ قوائے متناسلات انشاء اللہ تعالےٰ فوراً رفع ہو نگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایات کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ مارین کر جواہرات سے کیا ہوا ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلا طلسمی۔ پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالےٰ وہ انکو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگو اکر آزماؤ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ عہ

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس عہ

المشتہــــــر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام۔ حصہ دوم۔ یہ بے نظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعویٰ مسیحیت کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو تار و پود توڑا ہے قیمت عہ ار ست بچن ار۔ آریہ دھرم۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ خصوصیت کیا خوب جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت عہ۔ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے اخیر سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲ار۔ فیصلہ آسمانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲ار۔ نور القرآن حصہ دوم۔ یہ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ر۔ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات۔ تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط پسندیدگی پہنچ گئے ہیں۔ یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کی قبولیت ہو گئی ہے قیمت فی پارہ (عہ) سلک مروارید حصہ اول۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۴ر۔ سلک مروارید حصہ دوم۔ قیمت ۴ر

المشتہــــــر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسےٰ کا ثانی

حاشا وکلا میرا یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر آپ ضرور یہ شعر جو عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہوں گے۔ سنئے حضرت میں آپ کو زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا۔ دنیا میں باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ ہی موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالیٰ کے داہنے بازو بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کیلئے آسمان سے اتریں گے۔ عیسائی صاحبان تو اُن کے حق میں جو کچھ ہی بیان کریں تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد میں تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق الارض والسماء ہوئے۔ گر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیوں کی تائید کرنا اور انکی ہاں میں ہاں ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اسقدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہاں پڑا رہنے پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاویں تو اکثر گھبرا کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ میاں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ کی نہایت درجہ کی کمزوری بےبسی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑھا دیا کرتا ہے بلکہ جتنی دفعہ از سر نو وہ کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اسمیں کوئی نہ کوئی پرزہ بطرز جدید بڑھانا خود بخود سوجھا کرتا ہے۔ یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے تو اسمیں کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور تتمہ اضافہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پہلی ہی دفعہ بنا کر باقی مخلوقات کیطرح مار دینے اور فنا کر دینے میں متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ آلہ اور کاری حربہ (عیسےٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے۔ جو آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے لوگوں کے درست کرنے کیلئے بہت بڑا کام دیگا۔ اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کیطرح مار دیا جاوے تو پھر شائد ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسےٰ علیہ السلام) اور بیمثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مد نظر رکھکر غور فرمائیں کہ اس حالت میں کمال قدرت ہے یا اس رنگ میں قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے کہ ایک دم میں ایک کُن کے اشارے سے ہزاروں لاکھوں عیسےٰ علیہ السلام پیدا کر دیوے۔ توحید اور رسالت یہی تو ایمان کی بنیاد ہے اور ان دونوں کو یہ عقیدہ جڑھ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ الٰہی صفات اور خدائی افعال میں عیسےٰ علیہ السلام شریک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت و کاریگری میں نئی نئی ایجادیں بڑھا سکیں اور دستکاری یونہی ابتدائی حالتوں سے خواہ مخواہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے جاویں مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسےٰ علیہ السلام کو اگر دیگر مخلوقات کیطرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے کہ دوبارہ ان کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے۔ اسیواسطے تو پھر جسد ثقیل قریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے مبادا مر جاوے تو پھر ایسا چلتا پرزہ مجھسے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندہ عقیدہ نے وہ ہتک اور بے عزتی اور بے حرمتی کی ہے کہ کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوں تو مسلمانوں کے نزدیک۔ افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمۃ للعالمین۔ خاتم النبیین۔ باعث کائنات۔ فخر موجودات ہیں [illegible] جو آپ پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب۔ امت آپ کی سب امتوں کی سردار۔ آپ کی امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی مثل۔ تعلیم آپ کی کامل۔ باقی نبی اور رسول تو صرف اپنی اپنی قوم ہی کے لئے تشریف لائے مگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سنوارنے اور سدھارنے کیلئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو ساری جہان کی فضیلتیں ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات جامع کمالات میں اور آپ کی امت میں جمع ہیں مگر آخر کار جب موقع آیا تو ساری شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونیکے اتنے فاصلہ (آسمان) سے اترنیکی تکلیف گوارا کریں گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اتار پھینکینگے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کریں گے اور بصد دقت قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو سمجھائیں گے اور بہزار مشکل ان کے ذہن نشین کرینگے کہ بھائیو میں اب وہ پہلا عیسی علیہ السلام رسول اور نبی نہیں رہا اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسیطرح کا تعلق و علاقہ باقی ہے۔ میں تو آجکل اپنے عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر انکی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی میرے جیسا دوسرا انسان پیدا کر سکتا تھا اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت میں کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہو سکا جو اس مہم کو سنبھال سکتا۔ اس عقدہ کو حل کر سکتا۔ ایسے بڑے اہم کام کو پورا کر دکھاتا مجبوراً مجھکو اسقدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا فرض منصبی ادا کر کے داخل جنت ہی ہو گئے میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا دوسرا آدمی ہی بنانے پر قادر ہو سکتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی میں کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی امت سے اس اہم کام کا بیڑا اٹھانے کے لائق ہوتا تو کیوں آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگوں کے یہ شعر لکھا گیا ہے۔ ؎ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسےٰ کا ثانی۔

شائد کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی۔

تازہ الہامات

۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۱- من عاد اولیآلی فکانّما خرّ من السماء

ترجمہ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲- اِنّی موجود فانتظر

ترجمہ - میں موجود ہوں انتظار کر۔

۳- لا یُهدّ بناءُك وتؤتٰی من ربّ کریم۔

ترجمہ تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔

۴- وضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك ورفعنا لك ذکرك

فرمایا - انی موجودٌ کا الہام ان لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں موجود ہوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بحمد اللہ تندرست ہیں بزرگان ملت بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خدمت دین میں مصروف ہیں حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالےٰ نے رمضان شریف میں مدارس قرآن مجید کے لئے خصوصیت سے علمی سبق دینا جاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم و عمل میں برکت دے۔

۲- ۲۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو جناب مولوی نذر محمد صاحب بی - اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر قادیان تعلیم الاسلام سکول کے سالانہ معائنہ کے لئے تشریف لائے اور نہایت توجہ اور حسن اخلاق سے مدرسہ کے معائنہ میں مصروف رہے۔ معائنہ مدرسہ کی رپورٹ آئندہ شایع ہوگی (انشاء اللہ)

۳- موسم میں بدستور خشک سالی پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے آمین

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ نے انبالہ چھاونی کے نام نامی سے واقف ہیں انہوں نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب میں تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اسکی خوبی بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے - احباب پڑھکر محظوظ ہوں گے۔ اسکی پانسو جلد شیخ صاحب نے نہایت علو ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہیں - اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی میں طبع ہوا ہے اور میرے پاس امانت تھا۔ اسلئے حسب الایماء شیخ صاحب موصوف ۵۰۰ جلدیں بہشتی مقبرہ کے ڈپو میں پہونچا دی ہیں - احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ میں حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں - اور شیخ صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماویں۔

خاکسار - منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ -

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندوں کے متعلق کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھتے ہیں - ایسے آدمیوں کی اطلاع کے واسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے۔

دربار میلہ مال مویشی و نمائش پیداوار ضلع گورداسپور

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے گذرے سال سے گورداسپور میں ایام دسہرہ کی تقریب پر ایک منڈی مال مویشی کا قائم کرنا تجویز فرمایا تھا چنانچہ سال گذشتہ میں بھی یہ منڈی لگی اور مختلف جگہ سے ہر قسم کا مال مویشی آیا اور فروخت ہوا اور انعام بھی ملے امسال میجر پی۔ ایم ٹامسن صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ایک وسیع پیمانہ پر اس منڈی کو قائم کیا اور اس تقریب پر تقسیم انعام کے لئے ایک دربار کی تجویز فرمائی جسکی کرسی صدارت کو جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور نے زینت بخشی۔ یہ دربار ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۷ بجے صبح کے بمقام پڑاؤ گورداسپور منعقد ہوا۔ اور اسی کے مختصر حالات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پروگرام دربار مذکور کا پروگرام ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء پنڈت سری کشن ریونیو اسسٹنٹ کے نام سے شایع کیا گیا تھا اور یہ پروگرام معہ داخلہ کے ٹکٹوں کے ان لوگوں کے پاس بھیجا گیا تھا جنکو دربار میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دربار کے متعلقہ انتظام کا کام پنڈت صاحب موصوف کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ان کے معاون اور دست بازو منشی ہرگوبند رائے تحصیلدار پٹھان کوٹ تھے۔ جو نہایت ہی مستعد ہوشیار اور موقعہ شناس انسان ہیں میری اپنی رائے یہی ہے کہ اس انتظام میں لالہ صاحب موصوف کا ہاتھ در اصل قابل تعریف تھا اور دربار کی کامیابی انتظامی حیثیت سے منشی ہرگوبند رائے کی قابلیت کو بتاتی ہے۔ پروگرام کی تیاری میں ریونیو اسسٹنٹ صاحب کو ضروری تھا کہ وہ ایڈیٹران اخبار اور نامہ نگاروں کے لیے بھی کوئی انتظام کرتے مگر ان کی اس کمی کو منشی ہرگوبند رائے نے عملی طور پر پورا کر دکھایا۔

عام انتظامی حالت منڈی کی تقریب پر ہر قسم کے آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور کثرت کے ساتھ آتے ہیں مگر پولیس گورداسپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اسقدر اژدہام اور ہجوم میں کوئی نقصان نہیں ہوا اور کسی قسم کی بد امنی پیدا نہیں ہوئی + ہر چند یہ صحیح ہے کہ پولیس کے انتظام کی عمدگی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ضلع کی بیدار مغزی کا نتیجہ ہے مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر اور لالہ بوڑا مل صاحب انسپکٹر ایسے مستعد اور منتظم آدمیوں کا گورداسپور کی پولیس میں ہونا ضلع کی بڑی خوش قسمتی کا موجب ہے۔ لالہ بوڑا مل صاحب اپنی کورٹ انسپکٹری کی حیثیت سے ممتاز ہیں تو بابو غلام محمد صاحب کے نام سے ضلع بھر کے بد معاش کانپتے ہیں۔ بہر حال منڈی میں ہر طرح کا امن رہنا گورداسپور کی پولیس کے لئے قابل تعریف امر ہے۔

منڈی کی عام حالت منڈی میں ہر قسم کا مال آیا اور فروخت ہوا۔ اگرچہ قحط سالی کی وجہ سے کثرت کے ساتھ خرید و فروخت نہیں ہوئی تاہم گذشتہ سال سے بڑھکر ہوئی۔

دربار ۱۷ اکتوبر کو پونے آٹھ بجے دربار کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور پروگرام مشتہرہ کے مطابق کارروائی ہوئی۔ اسلئے وہ پروگرام دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے صرف اس میں اتنا تغیر و تبدل ہوا کہ درباریوں کے انٹروڈیوس کے بعد کمشنر صاحب کی تقریر رکھی تھی جو سب سے پیچھے ہوئی اور تقسیم انعام و سندات کے موقع پر یہ تبدیلی ہوئی کہ پابندگان انعام کو پیش کرنیوالے اس محکمہ کے اعلیٰ افیسر تھے جنکی طرف سے انعام دیا گیا تھا اور صاحب کمشنر بہادر اپنے دست خاص سے انعام مرحمت فرماتے تھے اور متبسم ہو کر اپنی خوشنودی ظاہر کرتے تھے۔

تقسیم انعام کے بعد صاحب صدر نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جسمیں زراعتی بنکوں کے اجرا۔ ٹیکہ مال مویشی کے فواید اور طاعون کے انسداد کی تدابیر اور سرکاری کاموں میں رعایا کو امداد دینے کی تحریک پر آپ نے زور دیا۔ وہ ساری تقریر مفصل الحکم کی اگلی اشاعت میں درج کر دی جائیگی۔ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد دربار ختم ہوا۔

چند ضروری امور قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر چونکہ منڈی مال مویشی کا سلسلہ مستقل طور پر قایم کیا گیا ہے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے ضلع کے بیدار مغز اور رعایا کے بہی خواہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو چند ضروری امور پر توجہ دلاؤں

اول۔ عام تفریحی باتوں میں آتشبازی کو بالکل بند کر دینا چاہیے۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی شام کو منڈی میں جو آتشبازی چھوڑی گئی تھی اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ پبلک کو اور نہ سرکار کو۔ اگر ناظمان جلسہ صاحب ضلع کے حضور اس امر کو پیش کرتے تو مجھے کامل یقین ہے کہ وہ نہایت مسرت سے منظور کرتے۔ تہواروں کے موقع پر آتشبازی کے بند کرنے کے لئے کسقدر زور دیا جاتا ہے اور مختلف شہروں اور مقامات پر ذمہ وار افیسر اور میونسپل کمیٹیاں بڑی سعی کرتی ہیں سررشتہ تعلیم کے افیسر دل سے چاہتے ہیں کہ طلبا کو دل میں آتشبازی کی برائیاں نقش کیجائیں مگر جب ایسی تقریبوں پر آتشبازی چھوڑی جاوے تو پھر ان نصائح کا فائدہ کیا ہو؟ آتشبازی قطعاً بند کیجاوے اس سے بہت نقصان ہوتا ہے ۱۶ اکتوبر کو بھی بہت سی گھوڑیاں بدکیں اور بھاگیں مگر خدا کا شکر ہے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ یہ روپیہ کسی مفید کام میں صرف کیا جاوے۔

دوم۔ دربار میں جو تقریر ہوئی ہے وہ اس قابل تھی اور ہے کہ حالات موقعہ کے لحاظ سے عام لوگوں میں اسکی تشہیر ہوتی دربار کے خیمہ میں جسقدر لوگ موجود تھے وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں غلط خیال اگر پیدا ہوتی ہیں تو عوام میں۔ اس لئے عوام کو شریک ہونیکا موقع دیا جانا چاہیے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب نے دربار کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے یہ گورنمنٹ اور رعایا کے لئے بہت مفید اور موثر ہے مگر ایسے دربار دربار عام ہونے ضروری ہیں خاص درباریاں کے لئے یہ انتظام جو امسال ہوا ہے نشست کے لئے ہو مگر عام لوگوں کو بھی موقعہ دیا جاوے وہ ایک حلقہ میں چٹائیوں یا دریوں یا زمین پر بھی بیٹھ سکتے ہیں ایسی تقریریں جو مناسب موقعہ ہوں ان لوگوں کو بہت موثر ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنے بادشاہ کے قائمقام کے منہ سے سنتے ہیں۔

سوم۔ مال مویشی کی منڈی کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے اس کے ساتھ ایک ضروری نمائش کی ضرورت ہے اور یہ نمائش آلات کشاورزی کے متعلق ہو اور اس کے ساتھ مختلف قسم کے پودوں کے بیج اور اور ضروری امور متعلقہ زمینداره ہوں۔ ابتک پنجاب میں مختلف مقامات پر منڈیاں لگتی ہیں مگر اس طرف توجہ نہیں گئی

اگر ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے اس طرف توجہ فرمائی تو یہ نہایت مفید اور مبارک کام ہو گا۔ اگرچہ ایڈیٹر الحکم زمیندار نہیں مگر اپنے مرشد و مولا حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے موافق گورنمنٹ کے اغراض و مقاصد میں مدد دینا اپنا فرض یقین کرتا ہے اس لئے وہ اس صیغہ اور سلسلہ میں اپنے صاحب ضلع کو ایسے امور کے لئے اپنی خدمات اور تحریری طور پر دینے کے لئے طیار ہے۔ یہ نمائش ہی نہیں کہ مفید ہو گی بلکہ اس کی آمدنی بہت سے نیک کاموں میں کام آ سکے گی۔ فی الحال اسکو چھوٹے پیمانے سے شروع کیا جاوے۔

فی الحال یہ تین امر ہیں جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی توجہ کے لئے میں پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ صاحب موصوف اسپر غور فرمائیں گے اور ایک بہترین نظیر ضلع گورداسپور میں قائم کریں گے۔

آخر میں میں صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنی کمال مہربانی سے مجھے دربار میں شمولیت کی اجازت دیکر اسکی کارروائی نوٹ کرنے کا موقع دیا۔

پنڈت سری کشن صاحب ریونیو اسسٹنٹ جو گویا جلسہ دربار کے ناظم تھے انکی خدمت میں مجھے یہ ضرور کہنا ہے کہ ایسے دربار کے لئے اگر آئندہ انہیں انتظام یا پروگرام تجویز کرنے کا موقع ملے تو دربار کے تمام لوازمات کو ملحوظ رکھ لینا چاہئے اور پروگرام ایسا تجویز کرنا چاہئے جسمیں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت واقع نہ ہو۔ صاحب صدر مجلس کی تقریر ہمیشہ آخر میں ہونی چاہئے اسلئے باقی امور پہلے ہو جانے ضروری ہیں جیسا کہ اس مرتبہ عملی طور پر ان کو بتایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ضروری اقرار پیش شمار اور اعداد کے ساتھ ہونی ضروری ہے کیونکہ زیادہ موثر وہی ہے مثلاً اگر وہ کمشنر صاحب بہادر کی تقریر سے پہلے ایک نقشہ اپنے ہاتھ میں مرتب رکھتے جس سے سالگذشتہ کی آمد مال مویشی اور فروخت کا مقابلہ ہوتا تو کمشنر صاحب صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا نہ کرتے کہ میں نے سنا ہے مال مویشی کثرت سے آیا اور بکری ہی ہوئی۔ بہرحال میں یہ امور اس لئے پیش کرتا ہوں تاکہ آئندہ یہ دربار اور یہ میلہ مال مویشی بڑی رونق سے ہو اور اس کے اغراض اور مقاصد گورنمنٹ اور رعایا کے لئے بہت مفید اور مبارک ہوں اور ہمارا ضلع اس بارے میں سب سے سبقت لے جاوے

پروگرام دربار میلہ مال مویشی و نمائش اسپاں

ضلع گورداسپور

سنہ ۱۹۰۷ء

اجرائے خطوط ۱۔ جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور بتقریب میلہ مال مویشی و اسپاں واسطے تقسیم انعام واقعہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء بروز پنجشنبہ ۳ بجے قبل دوپہر بمقام پڑاؤ ایک دربار منعقد فرماویں گے جسمیں ضلع ہذا کے تمام درباریاں فوجی افسران پنشن یافتہ و سول افسران ضلع و کرسی نشیناں واسطے شمولیت مدعو ہونگے کو ہیں اور جن کے نام خطوط و پروانہ جات بمعہ ایڈمیشن کارڈ از جانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جاری ہو گئے ہیں۔

تیاری ٹکٹ دربار ۲۔ دربار کے داخلے کے واسطے ٹکٹ تقسیم ہونگے ٹکٹوں کی خانہ پری صاحب افسر مال کی زیر نگرانی ہو گی۔ درباریاں کی نشست کے واسطے نمبر درباریاں کا ٹھیک مطابق فہرست منظورشدہ کے ہو گا۔ اور سول افسراں کی نشست کے واسطے سول لسٹ اور نقشہ دربار کو دیکھ لینا ہو گا۔ فوجی افسراں کی ترتیب تحصیلدار صاحبان سے دریافت کیجاویگی کرسی نشیناں کا نمبر تحصیل وار ہو گا۔ اور وہ بلحاظ اندراج سینیارٹی بٹھلائے جاوینگے۔

انتظام نشست ۳۔ دربار کا خیمہ چکر انتخاب کے سامنے ایستادہ ہو گا۔ جسمیں صدر کیجانب ایک پلیٹ فارم پر کرسی صاحب پریزیڈنٹ بہادر رکھی جاویگی۔ صاحب پریزیڈنٹ کی دائیں جانب درباریاں بٹھائے جائیں گے۔ درباریوں کے نیچے دو لائنوں میں ممبراں ملک کو جگہ دیجاوے گی۔ بائیں جانب سول افسراں کے لئے کرسیاں بچھائی جاوینگی اس سے آگے نیچے کی جانب دروازہ خیمہ دربار تک ہر دو جانب پہلی دو لائنوں میں ملٹری افسران بٹھائے جاویں گے۔ اور انہیں کے ساتھ دروازہ خیمہ کے قریب سب انسپکٹراں جگہ پاویں گے۔ بائیں جانب ملٹری افسران کے پیچھے نائب تحصیلداراں وغیرہ (جو بحیثیت عہدہ کرسی نشین ہیں) کی نشست ہو گی۔ ان سے پچھلی لائن میں ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ بٹھائے جاوینگے۔ دائیں جانب ملٹری افسراں کے پیچھے واپس پریزیڈنٹاں و کرسی نشیناں کو جگہ دیجائیگی۔ اور ان نشستوں کے بعد جو جگہ باقی رہیگی ہر دو جانب دروازہ خیمہ کے قریب ذیلداراں کیواسطے بنچ ہائے بچھا جاویں گے۔ صاحبان یوروپین و لیڈیز کے لئے پلیٹ فارم کے پیچھے متعدد کرسیاں رکھی جائینگی۔

ہر ایک جماعت کے نشست اور ان امورات کی رہنمائی کے واسطے جو دربار میں انجام پاویں گے۔ ایک ایک منتخب اہلکار تعینات ہو گا اور جب داخلہ شروع ہووے۔ ہر ایک کو اپنا نمبر اور موقع دکھا دینا ہو گا۔ اور تمام باتوں کا انتظام رکھنا ہو گا۔ کہ کوئی بے ترتیبی دربار میں نہ ہونے پاسکے۔ اور تمام رسمیات درستی کے ساتھ انجام دیجاویں۔

داخلہ دربار ۴۔ دربار کا افتتاح ٹھیک پونے آٹھ بجے صبح کے ہو گا۔ اس لئے تمام درباریاں و کرسی نشیناں و دیگر اصحاب کو جو دربار میں بلائے گئے ہیں۔ سات بجے صبح کے خیمہ دربار پر جانا چاہئے اور جن کے آرام کے واسطے خیمہ دربار سے علیحدہ خیمہ جات نصب ہوں گے اور جب تک داخلہ شروع نہ ہووے۔ اسجگہ انتظار کریں گے۔ داخلہ ٹھیک ۷½ بجے شروع ہو گا۔ داخلہ کے وقت ٹکٹ دربار کا ہمراہ رکھنا ہو گا۔ دروازہ خیمہ کے قریب گارڈ آف آنر پولیس کا کھڑا ہو گا اور جسکی کمان انسپکٹر صاحب کے سپرد ہو گی۔

استقبال صاحب پریزیڈنٹ صاحب پریزیڈنٹ کا استقبال دروازہ خیمہ پر صاحبان اسسٹنٹ کمشنر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار صاحبان کریں گے۔ اور جب صاحب پریزیڈنٹ خیمہ دربار میں داخل ہوں

اس وقت تمام حاضرین دربار ایستادہ ہوں گے اور جب تک کرسی صدر پر نشست فرما ہو جاویں ایستادہ رہیں گے۔

درباریاں کا انٹروڈیوس کرایا جانا

۵۔ صاحب پریذیڈنٹ کی اجازت پر دربار کا افتتاح ہوگا۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباریان کرسی نشیناں کو حسب ترتیب ذیل انٹروڈیوس کرادیں گے۔

ا۔ درباریاں "نذر طلائی" دکھاویں گے۔
ب۔ سول افسراں ″ ″
ج۔ فوجی افسراں پنشن یافتہ "قبضہ شمشیر" پیش کریں گے۔
د۔ ممبران بار "نذر طلائی" پیش کریں گے۔
ﮪ۔ کرسی نشین سرکاری عہدہ داراں یعنے نائب تحصیلداراں وسب انسپکٹران وغیرہ "نائب تحصیلداراں کو نذر طلائی وسب انسپکٹراں کو قبضہ شمشیر پیش کرنا ہوگا"
و۔ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ جنکو پانچ روپیہ کی نذر پیش کرنی ہوگی۔
ز۔ وائس پریذیڈنٹاں میونسپل۔ نذر پانچ روپیہ
ح۔ کرسی نشیناں ″ ″

ماسوائے ان کے اور کوئی پیش نہیں ہوگا۔ جب یہ کارروائی ختم ہو جاویگی۔ تو صاحب پریذیڈنٹ بہادر تقریر فرماویں گے۔

انعام وسندات کا تقسیم ہونا

۶۔ بعد ختم ہونے سپیچ کے تحصیلدار صاحب گورداسپور صاحب پریذیڈنٹ کے روبروئے حاضر ہوں گے اور ترتیب وار انعام گیرندگان کو پیش کیا جاوے گا۔ اور جن کو کہ پہلے سے نائب تحصیلدار صاحب دروازہ خیمہ کے قریب حاضر رکھیں گے۔ اور تحصیلدار صاحب کے آواز دینے پر ان کو روانہ کرتے رہیں گے۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر صاحب پریذیڈنٹ کے پہلو میں ایستادہ ہوں گے۔ اور تھیلیاں کے انعام وسندات جو میز پر چنی ہوئی ہونگی۔ صاحب پریذیڈنٹ کے روبرو پیش کریں گے۔ اور صاحب ممدوح انعام گیرندگان کو اپنے ہاتھ سے عطا فرماویں گے۔ جب انعام تقسیم ہو جاوے گا تو تحصیلدار صاحب اداب بجالا کر اپنی جگہ پر چلے جاویں گے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اطلاع دیویں گے۔ کہ اب کارروائی دربار کی ختم ہو چکی ہے۔ اور اس اطلاع پر جناب صاحب پریذیڈنٹ دربار سے تشریف

دربار کا ختم ہونا

لیجاویں گے۔ اور ان کے تشریف لیجانے پر سب صاحباں ایستادہ ہوں گے۔ اور کارروائی دربار ختم۔ اور دربار برخاست ہو جاوے گا۔

المشتہر۔ پنڈت سری کشن ریونیو اسسٹنٹ۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

مقدمہ ڈاکہ زنی

مجھ پر جو حملہ کیا گیا تھا اسکی خبر کی اشاعت پر جن احباب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے محفوظ رہنے پر شکر الٰہی کیا ہے اور مجھ سے ہمدردی ظاہر کی ہے میں انکی غائبانہ عنایت فرمائی کے لئے جزاہم اللہ احسن الجزا کے سوا کیا عرض کر سکتا ہوں۔ اس مقدمہ کے مزید کوائف یہ ہیں کہ موضع دہینے تحصیل بٹالہ کے زمینداروں میں سے دو ملزم شیخے اور گیڈا نے اور میرے دوسرے رفیق سفر نے شناخت کر لئے ہیں میاں خدا بخش صاحب سب انسپکٹر بٹالہ نے (جو تفتیش کر رہے تھے) دونوں ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے اور اسی گاؤں کے دو اور آدمی بھی گرفتار کئے ہیں جنہوں نے اس سے پہلے ایک واردات اس قسم کی کی تھی۔ اس واردات میں مجھ پر حملہ کرنیوالوں میں سے بھی ایک شریک تھا۔ ایسا ہی اس تفتیش کے دوران میں شراب ناجائز کا ایک مقدمہ بھی برآمد ہو گیا ہے۔ اب ان ملزمان کا باضابطہ چالان عدالت میں کیا جائیگا اور نتیجہ سے پھر اطلاع دیجائیگی۔

پوسٹماسٹر گورداسپور

گورداسپور کے پوسٹماسٹر صاحب لالہ تارا چند میرے گذشتہ ہفتہ کے نوٹ کو پڑھکر بہت بیقرار ہوئے ہیں اور انہوں نے تحکمانہ لہجہ میں ایک دہمکی سے بھرا ہوا خط مجھے لکھا ہے شاید خط لکھتے وقت انہوں نے خیال کیا ہوگا کہ میں غلام قادر چٹھی رساں سے جواب طلب کر رہا ہوں پوسٹماسٹر صاحب گورداسپور یاد رکھیں کہ ایڈیٹر الحکم کچی گولیاں نہیں کھیلا ہے۔ جو ان کی اس قسم کی دہمکیوں کی پروا کرے گا۔ وہ واقعات کی بنا پر ان مضامین کے لکھنے سے رک نہیں سکتا جو اس کے فرض منصبی کے اندر ہیں وہ اپنی قانونی ذمہ داریوں کو پوسٹماسٹر صاحب گورداسپور سے بہت زیادہ سمجھتا ہے۔ پوسٹماسٹر صاحب کو یہ حق تو ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی امر خلاف واقعہ وہ سمجھتے ہیں تو اس کی معقول تردید کریں۔ لیکن یہ ان کا حق نہیں ہے کہ وہ ناجائز دباؤ ڈال کر اس سلسلہ تحریر کو بند کرنا چاہیں۔ ہاں مجھے بھی کوئی ضد اور دشمنی نہیں اگر اصلاح ہو جاوے تو مجھے اخبار میں ایسے مباحث کے چھیڑنے کی حاجت نہیں۔ بہرحال اگر ضرورت ہوئی تو پوسٹماسٹر صاحب کی چٹھیوں کو اخبار میں درج کر دیا جاوے گا تاکہ ناظرین کو پوسٹماسٹر صاحب کی گرما گرم طبیعت کا اندازہ ہو جاوے۔

نواب محسن الملک فوت ہوگئے

نواب محسن الملک کا نام اخباری دنیا اور مسلمان کمیونٹی میں خاص عزت سے لیا جاتا ہے اور فی الحقیقت دنیوی پہلو کے لحاظ سے یہ شخص مسلمانوں کے لئے قابل قدر آدمی تھا۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو شملہ پر محسن الملک کا انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علی گڑھ کالج کے سکرٹری کا سوال مسلمانوں کے لئے اب ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہوگا۔ اور سکرٹری کے انتخاب کے ساتھ کالج کی زندگی اور موت کا سوال وابستہ ہے۔ نواب محسن الملک مرحوم سرسید کے مذہبی اصولوں سے متفق نہ تھے بلکہ ان سے اکثر مسائل میں اختلاف کرتے اور جھگڑتے تھے تاہم کالج کے مقاصد میں ان کے زبردست حامی اور انکی موت کے بعد انکے بہترین جانشین ثابت ہوئے۔ افسوس ہے کہ انہوں نے خلیفۃ اللہ المہدی کا زمانہ پایا اور وہ اس سے فائدہ اور فیض نہ اٹھا سکے اور انکی ساری تگ و دو کالج ہی تک رہی اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انکی خطاؤں سے درگذر فرماوے۔ (آمین)

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تھا جو ایسے جلسوں پر عاید ہوگا جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ میں نقص واقع ہونیکا احتمال ہو اس واسطے ان جلسوں کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون میں وضع کیگئی ہیں۔

اول - اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مفسدانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

(۲) یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عاید ہوگا (دیسی ریاستیں اس سے مستثنےٰ ہیں) مگر اسپر صرف ایسے صوبوں میں عملدرآمد ہوگا جنکا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند میں اعلان کرے گا

دوم - صوبوں کی گورنمنٹیں اپنے لوکل گزٹوں میں اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جس کا اعلان گزٹ ہند میں ہو چکا ہے۔ جلسوں کا امتناع مشتہر کر سکتی - اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

سوم - (۱) اس قانون میں "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہاں ہر کوئی جانے کا مجاز ہو - یا جہاں کسی ایسے مبحث پر بحث ہونیوالی ہو - جس سے بدعزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو - یا جہاں کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین میں سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہوں اور جہاں اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چھپے ہوئے رسایل اور اشتہار نمایاں کیے جاتے ہوں یا تقسیم ہوتے ہوں۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ میں جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹوں سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو - تو بھی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجھا جائیگا۔

(۳) بیس آدمیوں کا مجمع بھی اس قانون کی رو سے "پبلک میٹنگ" شمار ہوگا تا وقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم - (۱) رقبہ مشتہرہ میں کوئی جلسہ عام منعقد نہیں ہوگا۔

(ا) تا وقتیکہ سات روز پیشتر انعقاد جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کیے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جائے گا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کم تر درجہ کا نہ ہوگا اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنیکو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ میں بھیج سکتا ہے۔

پنجم - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسوں کی ممانعت کر سکتا ہے جس سے اس کی رائے میں بغاوت یا بد دلی پھیلنے یا امن عامہ میں نقص واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔

ششم - (۱) جو شخص ایسا جلسہ منعقد کرے گا - یا اس میں مشتہر حصہ لیگا جسکی بابت از روئے ضمن دفعہ ۴ اجازت نہ لیگئی ہو - یا تحریری اطلاع نہ دیگئی ہو اسے (۲) قید کی جسکی میعاد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجائیگی - یا جرمانہ اور قید دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے

(۳) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ - اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کے معنے کی رو سے ناجائز مجمع سمجھا جائیگا۔

ہفتم - کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ رقبہ کی کسی پبلک جگہ میں یا کسی جگہ میں لوگ عموماً جمع ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری یہاں اجازت حاصل کیے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدعزگی یا امن عامہ کے نقص کا احتمال ہو - لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چھپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایاں کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دیجا سکتی ہے جسکی میعاد چھ ماہ سے متجاوز نہ ہوگی یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دیجا سکتی ہے۔

ہشتم - (۱) قواعد مجالس ۱۹۰۷ء جو ماہ مئی میں نافذ کیا گیا تھا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۲) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کیے گئے ہوں وہ بدستور مروج رہیں گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجھا جائے گا۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد جس کے متعلق اس قانون میں کوئی ذکر نہیں ہے - کوئی اثر نہ ہوگا - اگر کوئی کارروائی ان قواعد کی رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کیگئی ہو - یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دیجا سکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہیں ہوئے ہیں۔

مقاصد اور وجوہ دربارہ قانون ہذا

پنجاب اور مشرقی بنگال و آسام میں ایسے جلسوں کی کثرت کی وجہ سے جن کے وسیلے سے بغاوت پھیلائی گئی - یا امن عامہ میں نقص واقع ہوا تھا گورنر جنرل نے امن و سکون اور قانون کیخاطر آرڈیننس نمبر اول ۱۹۰۷ء قانون کونسل ہائے ہند ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۲۳ کی رو سے وضع کیا تھا - تاکہ ان صوبوں کے جلسے باقاعدہ ہو جائیں - قواعد مجالس ۱۰ نومبر کو ختم ہو جائے گا - گذشتہ چھ ماہ کے واقعات سے گورنمنٹ ہند کو ضروری معلوم ہوا - کہ امن عامہ اور پابند قانون آبادی کے تحفظ کے واسطے ایک عام قانون بناکر مفسدانہ جلسوں کا مستقل انسداد کیا جائے اور حسب ضرورت ہندوستان کے کسی حصہ میں اس قانون کی دفعات کو نافذ کرنے کی کارروائی کیجائے - یہ مسودہ جو شائع کیا جاتا ہے اسی غرض سے تیار کیا گیا ہے۔

ایچ - اڈمسن (روزانہ ....)

جا کے دارالامان میں کیا دیکھا

اولیاء اللہ کے حضور حاضر ہونا پھر وہاں کی کیفیت کو ضبط تحریر میں لانا سطحی خیالات والے کے نزدیک شاید معمولی بات ہو مگر ہمارے نزدیک ہرگز ہرگز معمولی بات نہیں اور کہ وہاں کی کیفیت کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے ہی ایک بڑے لمبے مضمون کی ضرورت ہے جس کی میرے جیسے عدیم الفرصت انسان کو فرصت نہیں کیونکہ اول تو ہم کو فرصت ہی میسر نہیں آتی کہ دارالامان میں اطمینان کے ساتھ کچھ روز رہ سکیں اور وہاں کی کیفیت سے حظ حاصل کرکے اسکی تصویر کھینچنے کے قابل ہوسکیں وجہ یہ کہ اگرچہ ہمارے دفتروں میں تعطیلیں تو ضرور ہوتی ہیں مگر سخت ناقص طور پر یعنے اگر کوئی تعطیل چار دن کی آجاوے تو اس میں ایک دن یعنے تیسرے دن ضرور دفتر کی حاضری مقدم کردیجاتی ہے کیا معنے اکہ تیسرے روز دفتر چند گھنٹوں کے لئے ضرور کہلتا ہے جس کیوجہ سے دو دن سے زیادہ کہیں رہنا میسر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے جسطرح کہ ہمارے پیارے بھائی اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی ایک دفعہ گھبراکر چلّا اٹھے تھے کہ سچ ہے مجھے ماں باپ کی خدمت سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ بارہا ہم کو بھی کہنا پڑتا ہے کہ سچ ہے ہمیں سرکار کی خدمت سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ مگر کیا کریں مجبور ہیں قہر درویش برجان درویش۔

میری پیارے بھائی بابو علی احمد صاحب کلرک دفتر چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ لاہور چھاونی جن کے دل میں اپنے پیارے آقا مسیح موعود علیہ السلام کے دیدار کا شوق زیادہ سے زیادہ جوش مار رہا تھا۔ ایک عرصہ سے چھٹی کے خواہاں تھے یعنے چاہتے تھے کہ چار پانچ چھٹیاں ہوں تو دارالامان چلیں مگر ایسا موقع اب تک میسر نہ آتا دیکھکر آخر کار دسہرہ کی چھٹیوں پر عزم بالجزم کرلیا کہ ضرور چلیں گے چنانچہ ۱۳ تاریخ ماہ حال کو پنج کو روانہ ہوکر سوا بارہ بجے ہم دونوں دارالامان میں پہونچے۔ ہم دونوں کو ان دو تعطیلوں میں جو صرف ۱۳ و ۱۴ کی تہیں اور ۱۵ کو حاضری تہی صرف ۲۴ گھنٹے دارالامان میں رہنا میسر ہوسکا اور اسمیں بھی ۶ گھنٹے نیند میں صرف ہوئے باقی ۱۸ گھنٹے رہے خیال کرنا چاہیے کہ ان ۱۸ گھنٹوں میں ہم نے دارالامان میں کیا دیکھا؟ ناظرین خود قیاس کرسکتے ہیں کہ یہ بہت قلیل وقت ہے اس میں کوئی ایسا نظارہ مشکل سے نظر آسکتا ہے جسکی کیفیت کی کامل طور پر تصویر کھینچی جاسکے۔ مگر حضرت امام المتقین علیہ السلام کے بعض اعلیٰ نمونے دیکھنے کا اتفاق میسر آگیا اور نیز اور دوسرے امور بھی قابل ذکر ہیں اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ تھوڑی دیر کے لئے ناظرین کو تکلیف دیکر وہ ان کے آگے پیش کردیں ممکن ہے کہ کچھ نہ ہو تو حضور کے اخلاق اور حضور کے اثر سے ہی کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

اگرچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت بسبب زکام وکہانسی کے ناساز تہی مگر حضور کا قاعدہ ہے کہ جب ذرا بھی افاقہ ہو تو آپ ضرور باہر تشریف لایا کرتے ہیں چنانچہ نماز عصر کے وقت حضور تشریف لائے چونکہ نماز میں ذرا ابھی دیر تہی اس لئے حضور تھوڑی دیر بیٹھے مختلف احباب سے ملاقاتیں ہوئیں مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے ہم کو اور بابو علی احمد صاحب کو

کہتے ہوئے کہ یہ بھائی میاں میر (لاہور چھاونی) سے آئے ہیں حضور سے ملایا اس کے بعد مفتی صاحب باہر کے بھائیوں کے آئے ہوئے خطوط کے متعلق گذارشیں کرتے رہے جس میں سے ایک خط میں یہ بھی تہا کہ ایک بھائی نے لکہا تہا کہ میرا ایک مقدمہ ہے اور فریق مخالف کے وکیل جناب نور احمد صاحب ہیں حضور ان کو منع کردیں کہ میرے مخالف کی وکالت وہ نہ کریں۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ حق دیکھنا چاہیے اگر ایک مخالف حق پر ہے تو اس کا مقدمہ لینے میں کوئی برائی نہیں ہے اور ایک مثال پیش کی کہ آنحضرت صلعم کے وقت میں ایک یہودی اور ایک مسلمان کا بھی ایسا ہی واقعہ پیش آگیا تہا مگر یہودی حق پر تہا سو آنحضرت صلعم نے فیصلہ یہودی کے حق میں دیا تہا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ نظیر ہمارے لئے کافی ہے اور اسی کو زیر نظر رکہنا چاہیے۔ اس تقریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کے اندر حق پرستی کا مادہ کس قدر کوٹ کوٹ کر بہرا ہے اور کسقدر آپ کی روح میں حق کا جوش ہے۔ اور کہ جو حضرات حضور کو متعصب کا خطاب دیتے ہیں وے کیسی شرمناک حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مسجد مبارک کی عمارت زیر تعمیر ہے اور ماشاء اللہ مسجد مبارک میں اب بہت سی وسعت ہوگئی ہے جس سے احباب بہت سا فائدہ حاصل کرسکینگے حضرت اقدس کے ہمراہ نماز میں شامل ہونے سے بسبب تنگی جگہ کے جو بھائی محروم ہوجایا کرتے تہے اب وہ تنگی دور ہوگئی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل عظیم اور وسعِ مکانک کا ایک نظارہ ہے۔

مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے اخلاق تو ہیں ہی ماشاء اللہ قابل تعریف جنکی آزمایش کا ہم کو اکثر موقع ملا ہے۔ مگر اب کی دفعہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی کے اخلاق فاضلہ کی آزمایش کا اچھا خاصہ موقع نصیب ہوا مسئلہ جواز سود کے متعلق جو کچھ مولانا نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی نے اپنی کتاب الحقوق والفرائض میں بحث کی ہے اسپر دیر تک ہم مولانا سے گفتگو کرتے رہے آپ نے ہماری باتوں کو نہایت متانت سے سنا اور ایسا ہی ہر ایک استفسار کا نہایت مناسب اور عمدہ لہجہ میں جواب باصواب دیا مولانا کی اس خوش خلقی سے پیش آنے نے ہم کو بہت کچھ شکریہ کا موقع دیا۔

مولانا نور الدین صاحب حکیم الامت کے ساتھ کچھ عرض و معروض کرنیکا ہم کو موقعہ نصیب نہیں ہوسکا۔ مگر مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے اخلاق سے ہم نے البتہ فائدہ اوٹھایا۔ ایسا ہی منشی برکت علی خاں محرر الحکم بھی قابل تعریف ہیں منشی محمد ظہیر الدین صاحب سب ایڈیٹر الحکم بھی اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

نماز عصر کے بعد ایک ایسا عجیب نظارہ مسجد اقصےٰ میں دیکھنے میں آیا کہ سبحان اللہ! ہم نے دیکھا کہ نماز عصر سے فراغت پاتے ہی مدرسہ کے تمام طلبا ایسے ہی دوسرے تمام احباب کے علاوہ پیپین اور پریسوں کے ملازم وغیرہ وغیرہ تمام ملازم مسجد کے صحن میں حلقہ باندہکر اور قرآن شریف ہاتہوں میں لیکر جمع ہوگئے۔ وہاں حسن اتفاق سے ہماری اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بھی ملاقات بایں طور پر ہوگئی کہ بابو علی احمد صاحب میرے ساتھی کے ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب

(باقی)

Spare Copy

بیٹھے تھے ڈاکٹر صاحب نے بابو علی احمد صاحب سے دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو انہوں نے لاہور چھاونی کا نام لیا جس پر ڈاکٹر صاحب نے میرا حال دریافت کیا بابو علی احمد صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ یہ ہیں اس پر ڈاکٹر صاحب ایسی خوش اخلاقی سے پیش آئے کہ ہم کو آپ کی خوش اخلاقی کا معترف ہونا پڑا عموماً آجکل کے عہدہ داروں میں یہ بات بہت کم پائی جاتی ہے کہ وہ کسی کم میری کی حالت کے انسان کا خیال رکھنے والے ہوں مگر ماشاء اللہ ہمارے امام ہمام کی تعلیم اور صحبت کا اثر ہی ایسا ہے کہ اس نے چھوٹوں بڑوں میں یکساں اخلاق کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ برادران! ناظرین! یہ بھی دارالامان میں [illegible] دیکھنے کا ایک جواب ہے۔

جب تمام لڑکے اور احباب وغیرہ وغیرہ جمع ہو گئے تو حضرت حکیم الامۃ نے کھڑے ہو کر سورۃ طٰہٰ کا ایک رکوع پڑھا اور پھر اس کے معانی و مطالب بطور لیکچر کے ظاہر فرما کر سمجھائے جو کہ ایسے عام فہم تھے کہ اچھی طرح ذہن نشین ہو گئے۔

اس نظارہ کو دیکھکر جو مدینۃ المسیح دارالامان میں ہم کو نظر آیا دل پر عجیب عجیب کیفیتیں طاری ہوئیں۔ اور اُن برادران طریقت پر بہت ہی افسوس ہوا جو کہ اپنے بچوں ماں پیارے اکلوتوں کو ایسی نعمت غیر مترقبہ سے محروم رکھتے ہیں اور دارالامان جیسی پاک سرزمین اور صاف و شفاف ہوا سے دور و مہجور رکھتے ہیں۔ میرے تو خیال میں بھی نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی محبت ہے جو اون کو بہتر و بہترین بنانے سے محروم کیا جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ دنیا کے شیدا اسلامی بھائی تو اپنی اولاد کو یہ کوشش سمجھاتے ہیں مادی تعلیم حاصل کرنے کیخاطر اپنے سے دور و مہجور کر دیں اور کچھ بھی ایسی نالائق محبت کا خیال نہ کریں مگر وہ قوم ہاں وہ مبارک قوم جو اسلام کے اصولوں کو ہی بہتری و بہبودی کا ذریعہ یقین کرتی ہے وہ ایسی غافل پائی جاوے کہ اکرموا اولادکم جیسے مبارک حکم کو سنتی ہوئی پڑھتی ہوئی بھی اس سے اغماض کرے پیارے دوستو! اکرموا اولادکم کا اصل منشاء تمہارے ہمعصر قوم تمہارے مادی تعلیم میں سمجھ جاوے مگر تم ہو کہ اس کا راز سمجھنے سے ہی غفلت کرو آہ! صد آہ!! ؎

یہ غفلتیں مبادا پھر روز بد دکھائیں

دھندلے سے جو نشاں ہیں ڈر ہے کہ مٹ نہ جائیں

یقیناً جانو! کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے تمہارے لئے اکرموا اولادکم پر عمل درآمد کر کے اوس سے فائدہ حاصل کرنے کی ایک ہی سبیل طیار کی ہے جو تمہارے بچوں کے لئے نہ صرف جسمانی اور مادی فائدہ بلکہ وہ روحانیت کا پہلو بھی اعلےٰ درجہ کا رکھتی ہے مبارک وہ جو اس راز کو سمجھے اور اس سے فائدہ حاصل کرے۔

میرے نزدیک اولاد کی اصل محبت یہی ہے کہ اوس کی آیندہ زندگی کے لئے کامیابی مہیا کیجاوے جس کے دونوں پہلو مدنظر ہوں روحانی بھی اور جسمانی بھی۔ انمیں جس پہلو کو چھوڑتا ہے وہ محبت کے راز کو سمجھنے میں فیل ہے۔ یہ محبت نہیں بلکہ سیاہ دشمنی ہے کہ بچہ جدا نہ ہو خواہ وہ روحانی و جسمانی نعمتوں سے محروم رہے سچی محبت اور اکرموا اولادکم پر سچا عمل درآمد یہی ہے کہ اپنے بچوں ماں اپنے پیارے

اور لاڈلوں کو ایکدم سے اوس سرزمین میں پہونچا یا جاوے جو مدینۃ المسیح اور دارالامان ہے جہاں کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام جیسا وجود ہے۔ غور کرو! اور دیکھو تو سہی کہ اوس کے دل میں بنی نوع انسان کی اور خاصکر اس ضعیف بلکہ نہایت ہی ضعیف مخلوق بچوں کی محبت و الفت کیسے بھری ہے کہ اُس کو چین نہیں آیا جب تک کہ اوس نے انکی بہبودی کا سامان بھی میسر کر لیا پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ بھائی اپنی اپنی اولاد کو یہاں کی مبارک تعلیم سے محروم کر کے اپنی اولاد پر ظلم کریں۔ میرے نزدیک وہ بھائی ہاں وہ مبارک بھائی قابل تعریف ہیں جنہوں نے خدا کے مسیح کی محبت و الفت کی قدر کی اور در اصل بچوں سے محبت کرنے کے راز کو انہیں حضرات نے سمجھا ہے اور فی الواقع اکرموا اولادکم کو بھی بزرگ سمجھے ہیں جنہوں نے اپنے پیارے ماں لاڈلوں کو بے تکلف خدا کے مسیح کے قدموں میں رکھنا ہی اون سے اعلےٰ درجہ کا پیار و محبت کرنا سمجھا ہے۔ کاش کہ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس راز سے واقف ہو کر اپنے پیارے بچوں کو خدا کے مسیح کے سایہ میں رکھکر تعلیم حاصل کرنے اور اخلاق فاضلہ سیکھنے کا موقع دیتے۔

برادران! مسجد اقصےٰ میں قرآنی لیکچر کا نظارا دیکھکر میرا دل رقت سے بھر گیا اور میرا دل بول اٹھا کہ فی الواقع قرآن کی انہیں بزرگوں نے قدر کی۔ دیکھو تو کیسے اس وقت قرآنی تلاوت میں مشغول ہیں کہ جانتے ہی نہیں کہ دنیا و مافیہا کدھر ہے۔ یہ ہے اصل مسلمانی اور خدا کے کلام کی قدر و منزلت کرنا! بہت سے ایسے احباب بھی تھے جو حکیم الامۃ کے لیکچر کے خاص خاص الفاظ کو نوٹ کرتے جاتے تھے اور کہ ہم نے بھی چند الفاظ نوٹ کئے تھے جو کسی موقع پر عرض کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ بشرط ضرورت۔

غرض کہ مسجد کا نظارہ بھی ایک عجیب و غریب نظارہ ہے جو کہ دارالامان میں کیا دیکھا کے سوال پر اچھی طرح روشنی ڈالتا ہے۔ مغرب کی نماز پڑھنے اور کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہم کو اپنے مہربان بھائی اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بھائی اکبر کے اشعار اخبار وغیرہ پڑھکر ہم پہلے سے ہی لٹو ہو رہے تھے اور ملاقات کا شوق غالب آتا جاتا تھا آخر ملے تو بھائی اکبر شاہ خانصاحب جس تپاک سے ملے اوس کا بیان کرنا ہی مشکل ہے آپ نے اپنے اخلاق فاضلہ کا وہ نمونہ دکھلایا کہ شاعروں میں ویسا نمونہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا دیر تک ہم نے آپکی سمع خراشی کی یعنے مختلف قسم کی باتیں چیتیں کیں مگر کیا مجال جو اس بندہ خدا نے ذرا بھی ناک بھوں سمیٹی ہو اس بندہ خدا کو خندہ پیشانی ہی پایا جو کہ آپ کے اعلےٰ اخلاق اور شرافت و نجابت کی دلیل ہے۔ ایسا ہی جناب نعمت اللہ خانصاحب و حافظ تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر اور میر مہدی حسین صاحب مہتمم کتب خانہ کو بڑے اعلےٰ اخلاق والا پایا۔ میر مہدی حسین صاحب ہمارے پرانے مہربان ہیں اون کے ذریعہ ہم نے بہشتی مقبرہ کو بھی دیکھا اور حضرت اقدس کے باغ کی بھی سیر کی۔ غرضیکہ قادیان کے رہنے والے